خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 8-اکتوبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 229 | منگل 24 جمادی الاول 1417ھ 8 اخاء 1375ھش 8 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کی شرائط

قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے۔ اور اس کے غناء ذاتی سے ہروقت ڈرتا رہے۔ اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کی قبولیت کا بھی یہی راز ہے۔ انسان جب تک اپنی خواہشات' ارادوں اور علموں کو ترک کرکے خدا میں فنا نہ ہو جاوے اور خدا کی قدرت کاملہ اور قادر مطلق ہونے اور سننے اور قبول کرنے والا ہونے پر یقین کامل اور پورا وثوق نہ رکھتا ہو تب تک دعا بھی ایک بے حقیقت چیز ہے۔ فلسفیوں کو کیوں قبولیت دعا پر ایمان نہیں ہوتا؟ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان کو خدا کی وسیع قدرت اور باریک در باریک سامانوں کے پیدا کر دینے والا ہونے پر ایمان نہیں ہوتا۔ اور وہ خدا کی قدرت کو محدود جانتے ہیں اور اپنے تجارب اور علوم پر بھی بھروسہ کر بیٹھتے ہیں۔ ان کو اپنے تجارب کے مقابلہ میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ خدا بھی ہے اور وہ بھی کچھ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات بعض سخت مہلک امراض میں وہ لوگ یقینی اور قطعی حکم لگا دیتے ہیں کہ یہ شخص بچ نہیں سکتا یا اتنے عرصے میں مرجاوے گا۔ یا اس طرز سے مرے گا۔ مگر بیسیوں مثالیں ایسی خود ہماری چشم دید ہیں اور بعض کو ہم جانتے ہیں جن میں باوجود ان کے یقینی اور قطعی حکم لگا دینے کے خدا تعالیٰ نے ان بیماروں کے واسطے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ وہ آخر کار بچ گئے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض وہ بیمار جن کے حق میں یہ لوگ موت کا قطعی اور اٹل فتویٰ دے چکے تھے زندہ سلامت ہو گئے اور کسی دوسرے موقعہ پر ان کو مل کر شرمندہ کیا اور ان کے علم و دعویٰ کو بھی شرمندہ کیا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 500)

عہدیداران جماعت کا فرض

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا ..... ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا' نصف' تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"

چونکہ تحریک جدید کا سال 31-اکتوبر 1996ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدیداران سے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

نکاح

○ مکرم فخرالحق شمس صاحب ایم اے (ابلاغیات) استاذ جامعہ احمدیہ ابن مکرم حافظ مبین الحق شمس صاحب کے نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ سلمیٰ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم نثار احمد صاحب سراء کا اعلان بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پچیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 4۔ اکتوبر 1996ء کو کیا۔ اس موقعہ پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پر معارف خطاب کیا۔ اور انسانی رشتوں کو پختہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ مکرم فخرالحق صاحب شمس مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کے پوتے اور عزیزہ سلمیٰ صدیقہ صاحبہ مکرم غلام محمد صاحب باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کارکن دفتر صدر' صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا بیٹا عزیز تنزیل احمد نظیف (وقف نو) بعمر 22 یوم (Hypoplaisia) کی مرض میں مبتلا ہے اور سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رب کریم کو یاد رکھنے سے انسان برائیوں سے بچ جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

بندے کا اپنے پیدا کرنے والے رب سے ایک ایسا رشتہ ہے جسے اکثر لوگ بھول جاتے ہیں جو یاد رکھتے ہیں وہ بھی کبھی تو یاد رکھتے ہیں اور کبھی بھول جاتے ہیں۔ انسان کا اپنے رب کریم سے جو رشتہ ہے اگر انسان کو وہ ہروقت یاد رہے تو ہر قسم کی برائیوں اور غفلتوں اور کوتاہیوں سے بچنے کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ کلام الٰہی میں فرماتا ہے...... تمہارا رب تمہیں' تمہارے نفسوں کو' تمہارے ظاہر و باطن کو' تمہارے اندرونے کو' تمہارے خیالات کو' تمہاری خواہشات کو' تمہارے منصوبوں کو' اور اسی طرح جب تم دوسروں سے چالاکیاں کرنے لگتے ہو تو تمہاری ان چالاکیوں کو سب سے بہتر جانتا ہے...... یہ ایک بڑا اہم رشتہ ہے جو ایک بندے کا اپنے رب سے ہے۔

سب سے قریب کا تعلق مرد کا بیوی کے ساتھ اور بیوی کا خاوند کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ بڑی باتوں میں بھی اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اکثر چھپا جاتے ہیں۔ بہت سی چیزیں خاوند بیوی سے چھپا جاتا ہے۔ بدنیتی سے نہیں۔ اس کو تکلیف دینے کے لئے نہیں ویسے ہی چھپا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض چیزیں بیوی خاوند سے چھپا جاتی ہے بعض دفعہ حیا کی وجہ سے کوئی چیز نہیں بتاتی۔ اس چھپانے میں بدنیتی نہیں ہوتی حیا ہوتی ہے۔ الغرض سب سے قریب جو رشتہ ہے اس میں بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ خاوند بیوی کو کلی

باقی صفحہ 7 پر

یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8- اخاء 1375 ھش — 8 - اکتوبر 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

1- خدا تعالیٰ کی نصرت انہیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں- ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے- اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے- بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا شوق ذوق اور شدت رقت ہوتی ہے- مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں- اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا- اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما- اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے- کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں- اور اکثر بیوی کی وجہ سے-

2- ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بیچاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے- اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے- بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے- ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی- اصل غرض اور غائت کو نہ سمجھا یا پرواہ نہ کی تو اس کی بیعت بے فائدہ ہے- اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں- مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غائت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے- وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے-

3- سچا رعب اور حقیقی عظمت ان لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو اول خدا کے واسطے اپنے اوپر ایک موت وارد کر لیتے ہیں- اور اپنی عظمت اور جلال کو خاکساری سے 'انکساری سے 'تواضع سے تبدیل کر دیتے ہیں- تب چونکہ انہوں نے خدا کے لئے اپنا سب کچھ خرچ کیا ہوتا ہے- خدا خود ان کو اٹھاتا ہے- اور قدرت نمائی سے ان کو نوازتا ہے- دیکھو تو بھلا اگر حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اپنی پہلی خاندانی بزرگی اور عظمت ہی کو دل میں جگہ دیئے رہتے اور خدا کے لئے وہ اپنا سب کچھ نہ کھو بیٹھتے تو کیا تھے- خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں کی اندرونی حالت کو خلوص سے بھرا پایا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کسی بزرگی اور عظمت اور سطوت کی پرواہ نہ کی بلکہ سب کچھ نثار کر دیا- اور خدا کے لئے فروتن 'متواضع' اور خاکسار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کیسا نوازا- کیسی عظمت اور جبروت عطا کی- بھلا جو کچھ خدا نے ان کو دیا اس کا وہم بھی کبھی کسی عرب کے دل میں اس وقت آسکتا تھا؟ ہرگز نہیں- پس سچی عظمت اور سچا رعب یہی تھا' نہ کہ ابوجہل وغیرہ کا- اور یہ سچی باتیں انہیں کو دی جاتی ہیں جو پہلے اپنے اوپر خدا کے لئے ایک موت وارد کر لیتے ہیں-

4- انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیا گر سے بہت بہتر ہے- اس کیمیا گری میں تو روپیہ ضائع ہوتا ہے- مگر اس کیمیا گری میں دین بھی اور دنیا بھی دونوں سدھر جاتے ہیں- افسوس ہے ان لوگوں پر جو ساری عمر یونہی فضول ضائع کر دیتے ہیں اور کیمیا کی تلاش میں ہی مر جاتے ہیں- حالانکہ اس کوچہ میں سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھ نہیں اور ایسا شخص کئے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے- اصل کیمیا تقویٰ ہے- جس نے اس کو حاصل کر لیا ہے- اس نے سب کچھ حاصل کر لیا اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی- اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اس کے پیچھے عمر کھونے والا کبھی متقی اور پرہیزگار نہیں ہو سکتا- جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہے گی وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دے گا"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان ارشادات پر غور کرتے ہوئے ہمیں اپنی بیعت کے عہد کو پابندِ عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے- اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے پھر جو کچھ وہ دے اس پر قناعت کرتے ہوئے اپنے ازدیاد ایمان کا باعث بننا چاہئے- دنیا کی دولت کے پیچھے بھاگنے کی بجائے دین کی دولت اکٹھی کرنی چاہئے- اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کی توفیق دے-

---

O

ہم سفر! تُو خزاں سے ڈرتا ہے؟
خطرۂ این و آں سے ڈرتا ہے؟

کاش تجھ کو بھی یہ خبر ہوتی
کِن مراحل پہ گامزن ہے حیات
ایک انجان سمت میں ہیں رواں
ریزۂ خاک ہو- کہ موجِ فرات

پھر تُو وہم و گماں سے ڈرتا ہے؟
ہم سفر! تُو خزاں سے ڈرتا ہے؟

دیکھ ما بینِ راحت و حرماں
کوئی شئے درمیاں بھی آتی ہے
جب بہاروں کے پھُول کِھلتے ہیں
ان کے پیچھے خزاں بھی آتی ہے

گردشِ آسماں سے ڈرتا ہے؟
ہم سفر! تُو خزاں سے ڈرتا ہے؟

مایۂ فخرِ اوّلیں ہو کر
حاصلِ دورِ بہتریں ہو کر
اک نئی شام' کو جلو میں لئے
اک نئی صبح کا امیں ہو کر

منزلِ کارواں سے ڈرتا ہے؟
ہم سفر! تُو خزاں سے ڈرتا ہے؟

الفضل 11- فروری 1951ء — عبدالسلام اخترؔ

بخشش کے ہی یقیں نے گنہگار کر دیا
یہ بھی ہے تیرے پیار و محبت کا اک نشاں
ڈر ڈر کے وقت خوب گذارا ہے رات دن
اب آ پڑا ہے پیار و محبت کا امتحاں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ازشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

بائبل سے پتہ لگتا ہے کہ ابراہیم اُور کے رہنے والے تھے جو چلڈیا کا ایک شہر تھا۔ یعنی وہ عراق میں پیدا ہوئے۔ ان کی قوم ستارہ پرست تھی ان کے والد کا نام تارا تھا۔ کلام الٰہی نے ان کا نام آذر بتایا ہے۔ لیکن یہ تعجب کی بات نہیں۔ ابراھام کو ابراہیم۔ یسوع کو عیسیٰ۔ حنوک کو ادریس اور یوحنا کو یحییٰ لکھنا اگر اعتراض کی بات نہیں تو تارہ کو آذر کہنا بھی کوئی اعتراض کی بات نہیں ہو سکتی۔ یہ صرف ان کے ناموں کو عربی بنانے کا نتیجہ ہے چنانچہ کلام الٰہی کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ وہ وہی نام استعمال کرتا ہے جو عربوں کی زبان سے آسانی کے ساتھ ادا ہو سکیں۔ اور یا پھر کلام الٰہی اصل نام کا ترجمہ کر دیتا ہے۔ جیسے حنوک کے جو معنے ہیں وہی معنے ادریس کے ہیں پس ہو سکتا ہے کہ تارہ سے کلام الٰہی نے آذر بنا لیا ہو کیونکہ "ت" "ز" سے بدل جاتی ہے۔ اور قلب کے ذریعے الف' پہلے آجاتا ہے اور اس طرح آذر بن جاتا ہے۔ ہ ادب کے لئے ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربوں کی زبان پر تارہ نہیں چڑھتا تھا۔ انہوں نے تارہ کو زار کہنا شروع کر دیا اور زار سے آذر بن گیا۔ اور یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے آذر ان کے کسی اور عزیز کا نام ہو بہرحال کلام الٰہی چونکہ معرب نام استعمال کرتا ہے۔ اس لئے تارہ کی بجائے آذر ہونا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تارہ اور آذر آپس میں معنوی اشتراک رکھتے ہوں۔ ہمیں چونکہ تارہ کے معنے معلوم نہیں اس لئے ہم اس بارے میں قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ممکن ہے کہ اگر تحقیق کی جائے تو تارہ اور آذر آپس میں معنوی اشتراک بھی رکھتے ہوں۔

بہرحال آذر ایک معرب نام ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کے متعلق لکھا ہے کہ ان کو اپنے والد سے اختلاف ہوا تو وہ اسے چھوڑ کر مصر چلے گئے اور وہاں سے پھر واپس کنعان آگئے۔ حضرت امام جماعت الاول کو اصرار تھا کہ آذر ان کے باپ کا نہیں بلکہ چچا کا نام تھا۔ اور باپ فوت ہو چکا تھا۔ بعض یہودی روایات سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ یتیم تھے۔ اُبٌ کے متعلق آپ کلام الٰہی سے استدلال کرتے تھے کہ چچا کے لئے بھی بولا جاتا ہے چنانچہ ابناء یعقوب کے متعلق آتا ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ تم کس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے کہا کہ تیرے رب کی اور تیرے آباؤ اجداد ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ کی۔ اس میں انہوں نے اسماعیل کو بھی اپنا "اَبٌ" قرار دیا ہے حالانکہ وہ ان کے چچا تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے عربی زبان میں "اَبٌ" کا لفظ چچا کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ یہ سب کچھ درست ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ایسا ہے۔ حضرت امام جماعت اول کے اس خیال کی بڑی بنیاد یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ اتنا بڑا مشرک ابراہیم کا باپ کس طرح ہو گیا۔

اصل میں ہمیں تاریخ پر بنیاد رکھنی چاہئے جو اس بارہ میں زیادہ تر اس شخص کے باپ ہونے پر ہی دلالت کرتی ہے۔ باقی رہا نام کا سوال۔ سو کلام الٰہی عربی شکل میں نام دیتا ہے یا معنوں کا ترجمہ کرتا ہے۔ پس بائبل کے تارہ اور کلام الٰہی کے آذر کا فرق کلام الٰہی کے بیان کو غلط نہیں بتاتا کہ ہمیں ان دو کو الگ الگ ہستیاں ثابت کرنے کی ضرورت ہو۔

دوسروں کے جذبات کا خیال

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے کراچی میں ایک خطبہ میں فرمایا۔

جماعت کے دوستوں نے ہماری رہائش کے لئے یہاں ایک جگہ تجویز کی تھی۔ جس کا نام مندر ہے۔ لوگ کہتے ہیں وہ مندر نہیں تھا۔ بلکہ مذہبی امور کے لئے وہ جگہ بنائی گئی تھی۔ لیکن بہرحال میں نے اس مکان میں رہنے سے انکار کر دیا۔ جب میں لاہور آیا تو چونکہ ہمیں کالج اور دوسری ضروریات کے لئے جگہ کی تلاش تھی حکومت پنجاب کے بعض افسروں نے یہ تجویز کیا اور بعض لوگ متواتر اس غرض سے مجھے ملے کہ ہم ننکانہ لے لیں اور اس پر قبضہ کر لیں۔ جب بھی ہم اپنی ضروریات ان کے سامنے رکھتے وہ زور دیتے کہ ہم ننکانہ آپ کو دے دیتے ہیں۔ لیکن میں نے ہمیشہ اس سے انکار کیا اور کہا کہ جو قانون ہم اپنے جذبات کے متعلق ضروری سمجھتے ہیں اس قانون کے ماتحت ہم دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ چونکہ ننکانہ سکھوں کی ایک مذہبی جگہ ہے۔ اس لئے ہم اس پر قبضہ کر کے دوسروں پر بھی یہ اثر ڈالنا نہیں چاہتے کہ ہم بھی ضرورت کے موقعہ پر دوسروں کے مذہبی مقامات پر قبضہ کر لینا جائز سمجھتے ہیں۔ ہمیں کہا گیا کہ یہ مکانات خالی ہیں اور بہرحال کسی نے لینے ہیں۔ آپ ہی لے لیں۔ ہم نے کہا کوئی لے لے۔ سوال تو ہمارے جذبات کا ہے۔ کسی دوسرے شخص کے اگر وہ جذبات نہیں جو ہمارے ہیں یا ایسے مقامات پر قبضہ کر لینا کوئی شخص جائز سمجھتا ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چونکہ فلاں شخص کے جذبات سے یہ کوئی بری بات نہیں یا چونکہ ایسے مقامات پر قبضہ کر لینا جو اور لوگ جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ بھی قبضہ کر لیں۔ ان کا معاملہ ان کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم سے یہ مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہم بھی اس معاملے میں وہی کچھ کریں جو اور لوگ کرتے ہیں۔ دوسرے ہم یہ ضروری نہیں سمجھتے کہ عبادت گاہ ہی ہو تو اس پر قبضہ کر لینے سے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ بلکہ عبادت گاہ کے بغیر بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے چھینے جانے یا جن پر دوسرے مذاہب کے قبضہ کر لینے سے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ اس نکتہ نگاہ کے ماتحت قطع نظر اس سے کہ اس کا صرف نام مندر تھا چونکہ وہ ایک ہندو کی عمارت ہے اور یہ عمارت مذہبی مجلسوں اور مذہبی انجمنوں کے انعقاد کے لئے استعمال کی جاتی تھی اس لئے اپنے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ہم اس عمارت میں ٹھہریں تاکہ ہماری وہ دلیل جو ہم قادیان کے متعلق دے رہے ہیں کمزور نہ ہو جائے۔ اور ہمارا وہ اصول نہ ٹوٹے جو مذہبی مقامات کی تقدیس اور ان کے احترام کے متعلق ہم دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ بعض دوستوں نے کہا ہے کہ وہ اس عمارت کو خریدنے کا انتظام کر رہے ہیں بلکہ مجھے کہا گیا کہ خود مالک مکان اسے فروخت کرنا چاہتا ہے چونکہ یہ ایک اہم امر ہے اس لئے اس معاملہ میں اگر کوئی قدم مقامی جماعت کی طرف سے اٹھایا جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے پوری طرح تمام حالات کو میرے سامنے رکھے۔ اگر میری تسلی ہو گئی اور مجھے اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نظر نہ آئی تب بھی میرے نزدیک مناسب یہی ہو گا کہ ہم یہ عمارت نہ لیں۔ کیونکہ اپنے اصول کی پابندی ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔

ایک اچھی بات

جب صاحب ایمان کے دکھوں اور تکالیف کا اندازہ حد سے گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر گوارا نہیں کرتا کہ وہ اس طرح پر دکھ اٹھائیں اس لئے وہ کرامت یا نشان ظاہر کرتا ہے

تفصیل بیعت کنندگان جنہوں نے افریقہ میں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بیعت کی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت افریقہ کے براعظم میں سینکڑوں احمدی جماعتیں اور لاکھوں احمدی موجود ہیں اور یہ تعداد جس تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اس کے متعلق حضرت امام جماعت الرابع کے الفاظ میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ ہوائیں جھکڑ بن گئی ہیں۔

ابتداء میں جن بزرگوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وقت میں جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

تفصیل بیعت کنندگان جنہوں نے افریقہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بیعت کی

1۔ ڈاکٹر رحمت علی صاحب ضلع گجرات
2۔ ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب پسرور
3۔ فرزند علی صاحب سوداگر پسرور
4۔ سیٹھ احمد دین صاحب جہلم
5۔ میاں جواہر صاحب زرگر جہلم
6۔ میاں اللہ دتہ صاحب زرگر جہلم
7۔ محمد عالم صاحب کلرک سٹور جہلم
8۔ میاں بھولا صاحب
9۔ نبی بخش صاحب مستری جادہ۔ جہلم
10۔ غلام محمد صاحب ٹھیکیدار جہلم
11۔ حافظ محمد صاحب ٹھیکیدار جہلم
12۔ محمد حفیظ صاحب ٹھیکیدار جہلم
13۔ سید محمد صاحب کلرک اسٹور جہلم
14۔ بابو غلام غوث شاہ ویٹرنری اسسٹنٹ یوگنڈا ریلوے۔
15۔ بابو محمد عبدالقادر صاحب اسٹیشن ماسٹر
16۔ منشی امیر خان صاحب ہسپتال ریلوے
17۔ بابو محمد الدین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ از جالندھر
18۔ بابو مولا بخش صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ از جالندھر
19۔ بابو سلطان علی شاہ صاحب کمپونڈر
20۔ بابو احمد دین صاحب کمپونڈر
21۔ خواجہ احمد صاحب داروغہ ضلع گجرات
22۔ غلام قادر صاحب ڈریسر۔ گجرات
23۔ فتح دین صاحب جمعدار گجرات
24۔ عظیم شاہ صاحب باورچی ہسپتال
25۔ منشی علی محمد صاحب
26۔ محمد اسماعیل صاحب ساکن کڑیانوالہ گجرات
27۔ برکت علی صاحب نوشاہی گجرات
28۔ دولت علی صاحب نوشاہی گجرات
29۔ عبداللہ صاحب کمپونڈر گجرات
30۔ بابو غلام نبی صاحب اوورسیر ہوشیارپور
31۔ رحیم بخش صاحب مستری گجرات
32۔ عبدالعزیز صاحب جمعدار گجرات
33۔ جان محمد صاحب ڈریسر گجرات
34۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب کمپونڈر گجرات
35۔ نادر خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر
36۔ بابو علی اظفر صاحب کمپونڈر امرتسر
37۔ بابو مظہر علی صاحب کلرک امرتسر
38۔ بابو فیض علی صاحب کمپونڈر امرتسر
39۔ سید کرم حسین صاحب کلرک ساکن لاہور بھونڈپورہ
40۔ علی احمد شاہ صاحب لاہور
41۔ غلام حیدر صاحب سوداگر لاہور
42۔ غلام علی صاحب گھڑی ساز لاہور
43۔ بابو اللہ داد خان صاحب گارڈ۔ لاہور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری

خدائی انصاف

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی کتاب "حیات قدسی" حصہ چہارم کے صفحہ 165 پر تحریر فرمایا:- "ایک دن حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیان فرمودہ مندرجہ ذیل حکایت سنائی:-

حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کی بات ہے کہ ایک درویش حجرہ نشین جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا تھا۔ اور خلوت نشینی اس کا محبوب شغل تھا۔ ایک دن جب وہ ذکر الٰہی میں مشغول تھا۔ اس کے دل میں یہ شدید خواہش پیدا ہوئی کہ اگر لحم البقر ملے تو میں کھاؤں۔ چنانچہ یہ خواہش جب شدت کے ساتھ اسے محسوس ہوئی تو ایک قریب البلوغ گائے کا بچہ اس کے حجرہ کے اندر خود بخود آگھسا۔ اور اس کے گھسنے کے ساتھ ہی اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ گائے کا بچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور میری خواہش پر یہاں حجرہ میں آگھسا ہے۔ اس نے اس کو ذبح کیا تاکہ اس کا گوشت کھا کر اپنی خواہش کو پوری کرے۔ جب ابھی ذبح کیا ہی تھا کہ اوپر سے ایک شخص آگیا اور یہ دیکھ کر کے کہ اس درویش نے بچھڑا ذبح کیا ہے غضبناک ہو کر بولا کہ یہ مرا جانور ہے تو نے اسے ذبح کیوں کیا؟ تو اس جانور کو یہاں چوری کر کے لے آیا اور پھر ذبح کر لیا یہ مجرمانہ فعل ہے میں اس پر عدالت میں استغاثہ دائر کروں گا۔ چنانچہ اس شخص نے بطور مدعی حضرت داؤد علیہ السلام کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ عدالت نے ملزم کو طلب کیا۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام نے اس درویش سے پوچھا کہ یہ شخص جو بحیثیت مدعی تجھ پر الزام لگاتا ہے کہ تو نے ایسا فعل کیا ہے اس الزام کا تیرے پاس کیا جواب ہے۔ اس کے متعلق اس درویش نے بیان کیا کہ میرا والد جبکہ میں چھوٹا ہی تھا تجارت کے لئے کسی ملک میں گیا اس کے بعد میں جوان ہوا اسے عرصہ دراز گزر چکا ہے۔ میں نے کچھ تعلیم حاصل کر کے بعض اہل اللہ سے تعلق پیدا کیا اور گوشہ نشینی کو اختیار کر لیا۔ اسی اثناء میں جب کہ میں ذکر الٰہی میں مصروف تھا میرے دل میں شدید خواہش لحم البقر کھانے کے متعلق پیدا ہوئی۔ اس خواہش کی حالت میں ایک گائے کا بچھڑا میرے حجرہ میں آ گھسا میں نے یہی سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کو پورا کرنے کے لئے یہ گائے کا بچھڑا میرے حجرہ میں بھیج دیا ہے اس لئے میں نے اسے ذبح کر لیا۔ یہ شخص اوپر سے آگیا اور غضبناک ہو کر بولا کہ تو میرا جانور چرا کر لایا ہے اور پھر ذبح کر لیا ہے۔ میں عدالت میں مقدمہ دائر کرتا ہوں۔ چنانچہ اس بناء پر اس نے مجھے ملزم قرار دے کر دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ اب جو فیصلہ عدالت کے نزدیک مناسب معلوم ہو وہ کر سکتی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے دل پر اس درویش کے بیان کا بلحاظ اس کی پارسائی اور عابدانہ حالت کے خاص اثر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اچھا اس وقت جاؤ فلاں تاریخ کو دونوں مدعی اور مدعا علیہ حاضر ہو جاؤ تا فیصلہ سنا دیا جائے جب وہ مدعی اور ملزم دونوں عدالت سے رخصت کئے گئے تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعا کی کہ اے میرے خداوند خدا میری عدالت سے کسی کیس کے متعلق ناروا فیصلہ ہونا جو تیرے نزدیک اپنے اندر ظلم کا شائبہ رکھتا ہو میں قطعاً پسند نہیں کرتا تو اس مقدمہ میں میری رہنمائی فرما اور اصل حقیقت جو بھی ہے مجھ پر منکشف فرما دے۔ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے نہایت تضرع سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ جو کچھ درویش نے بیان کیا ہے وہ بالکل درست ہے اور ذکر کی حالت میں اس درویش کے دل میں یہ خواہش ہم نے ہی ڈالی تھی۔ اور گائے کا بچھڑا بھی ہمارے ہی تصرف کے تحت درویش کے حجرہ میں لایا گیا تھا اور پھر اس کا ذبح کیا جانا بھی ہمارے ہی منشاء کے تحت ہوا اور یہ سب کارروائی ہمارے ہی خاص ارادہ کے ماتحت وقوع میں آئی اور اصل حقیقت یہ ہے کہ اس درویش کا والد جو بہت بڑا تاجر تھا اور مدت تک باہر تجارت کرنے کے بعد اسی نے لاکھوں روپیہ کی مالیت حاصل کی اور کئی ریوڑ بھیڑوں اور بکریوں کے اور کئی گلے گائیوں اور اونٹوں کے اس کی ملکیت میں تھے وہ واپس وطن کو آ رہا تھا اور یہ مدعی نمک حرام اس درویش کے باپ کا نوکر تھا۔ جب وہ تاجر اپنے شہر کے قریب ایک میدان میں اترا اور رات کو سویا تو اس نمک حرام نوکر نے اپنی چھری سے جس کے اوپر اس کا نام بھی کندہ ہے اس تاجر کو قتل کر دیا اور اس میدان کے ایک گوشہ میں معمولی سا گڑھ کھود کر اس میں گھسیٹ کر ڈال دیا اور اس پر مٹی ڈال کر اسے دفن کر دیا۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے برؤیت کشف وہ میدان اور گڑھا سب کچھ دکھا دیا اور وہ چھری جس سے تاجر قتل کیا گیا اور بمعہ خون آلود کپڑوں کے دفن کیا گیا بھی دکھا دی۔ اور بتایا کہ ہم نے یہ سب کارروائی اسی لئے کروائی کہ اس قاتل کے پاس جس قدر مال و مویشی اور روپیہ ہے یہ سب درویش کو جو مقتول تاجر کا بیٹا ہے اور اصل وارث ہے دلایا جائے اور مدعی کو جو درویش کے تاجر باپ کا قاتل ہے قصاص کے طور پر قتل کی سزا دلائی جائے۔

جب حاضری کے لئے تاریخ مقررہ کا دن آیا اور دونوں مدعی اور ملزم عدالت میں حاضر ہوئے تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اس مدعی کو کہا کہ تم اس درویش کو معاف کر دو تو تمہارے لئے اچھا ہو گا۔ اس پر مدعی نے عدالت کے کمرہ میں شور ڈال دیا کہ دیکھو جی! کیا یہ عدالت ہے؟ کیا عدالت یونہی ہوتی ہے کہ مجرم کو بجائے سزا کے مدعی سے معافی دلائی جائے۔ ایسا عدل نہ کبھی سنا اور نہ دیکھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بار بار سمجھانے پر بھی جب مدعی نے عدل عدل کی رٹ لگائی تو آپ نے فرمایا کہ بہت اچھا اب ہم عدل ہی کریں گے اور سپاہی کو حکم دیا کہ اس مدعی کو ہتھکڑی لگالی جائے اور فلاں میدان کی طرف کوچ کیا جائے۔ وہاں پہنچ کر فرمایا کہ یہ قبر کس کی ہے اور اس کا قاتل کون ہے آپ نے چھری جس پر مدعی کا نام بھی لکھا تھا اور تاجر کے خون آلود کپڑے جو ساتھ ہی مدفون تھے کے متعلق سب کچھ گڑھا کھودنے سے قبل ہی بتا دیا۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ یہ مدعی اس تاجر کا جو درویش کا باپ ہے قاتل ہے جسے اس مدعی نے اپنی چھری سے سوئے ہوئے کو قتل کر دیا اور خدا نے مجھے سب کچھ بتا دیا اور دکھا دیا اور جیسے بتایا اور دکھایا اسی کے مطابق قبر سے چھری بھی نکل آئی اور خون آلود کپڑے بھی اور جس طرح دکھایا گیا تھا اسی طرح برآمد ہوا۔ چنانچہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے مدعی کو قصاص کے طور پر قتل کی سزا کا حکم سنایا تو اس پر مدعی کہنے لگا جناب میں ملزم کو معافی دیتا ہوں اور مقدمہ کو واپس لیتا ہوں آپ بھی مجھے معاف فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا اب معافی نہیں دی جا سکتی اب وہی عدل جس کے متعلق "عدل" "عدل" کے لفظ سے تو شور ڈالتا تھا تمہارے ساتھ کیا جائے گا اور اسی کے مطابق عدالت کی کارروائی ہوگی اس کے بعد قاتل مدعی کو درویش کے تاجر باپ کے قصاص میں قتل کا آخری حکم سنایا گیا اور جس چھری سے تاجر کو قتل کیا گیا تھا اسی سے بعد اقرار جرم قاتل قتل کر دیا گیا اور جو کچھ مال و متاع اور مویشی اور روپیہ اور جائیداد وغیرہ تاجر کی چیزیں اس نے غصب کی ہوئی تھیں سب کی سب اس درویش کو جو تاجر کا حقیقی بیٹا اور حقیقی وارث تھا دی گئیں۔ اس طرح باوجود اس معاملہ کی انتہائی پیچیدگی کے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر حق کھول دیا اور اپنی طرف سے صحیح انصاف فرما دیا اور ایک عابد زاہد مظلوم کی حق رسی فرمائی۔

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم 1970ء

حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصرہ صاحبہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق فرماتی ہیں:-

1970ء میں جب آپ مغربی ممالک کا دورہ فرما رہے تھے تو گیمبیا میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت کے ساتھ آپ کے دل میں ان ممالک میں کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کر کے ان ملکوں کے غریب اور مظلوم انسانوں کی خدمت کرنے کی تحریک ڈالی۔ چنانچہ مغربی افریقہ سے واپس پاکستان تشریف لاتے ہوئے بیت فضل لنڈن میں آپ نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا اعلان فرمایا۔ اس تحریک کا نام آپ نے "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" تجویز فرمایا۔ اس کا مقصد افریقہ میں ہسپتال اور تعلیمی ادارے قائم کر کے وہاں کے عوام کی خدمت کرنا ہے۔ اس عظیم الشان سکیم کا مقصد صرف اور صرف افریقہ کی خدمت کرنا ہے۔ اور باقی دنیا کی طرح افریقہ کو لوٹنا نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ان ملکوں میں کمایا ہوا ایک پیسہ بھی باہر نہیں جائے گا بلکہ انہیں ملکوں کی بہبود پر خرچ ہو گا۔

اس سکیم کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت صاحب نے خاص طور پر اس فکر کا اظہار فرمایا کہ یہ قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہو اور اس امر کے لئے خاص طور پر دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔

چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس شان سے اس دعا اور تحریک کو قبول فرمایا اور اس منصوبے میں کس قدر برکت عطا فرمائی۔ آپ ایک روز ڈاک ملاحظہ فرما رہے تھے۔ نصرت جہاں کے متعلق رپورٹ پڑھی تو مجھ سے فرمانے لگے کہ دیکھو میں نے یہ منصوبہ صرف باون لاکھ (غالباً) سے شروع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت دی ہے کہ اب ایک ہسپتال کی آمد 16 لاکھ روپے (غالباً) کی رپورٹ ہے اور لکھا ہے کہ فلاں فلاں وجوہات کی وجہ سے ابھی کم آمد ہوئی ہے۔

یہ منصوبہ جس کے متعلق اندازہ تھا کہ سات سال میں مکمل ہو گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ دو سال میں مکمل ہو گیا اور اس کے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے س کے ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے غیر معمولی شفا رکھ دی اور دور دور تک ان کا شہرہ ہو گیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے کے تحت چلنے والے سکول بھی ان ممالک کے عوام کی غیر معمولی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ امامت ثالثہ کے اختتام تک ان ممالک میں کام کرنے والے ہسپتالوں اور سکولوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:-

ہسپتال :-21

سیکنڈری سکول:-35

پرائمری اور مڈل سکول:-100 سے زائد

1982 تک نصرت جہاں سکیم کے تحت 18 ہسپتال اور 23 سکول کام کر رہے تھے۔ اور اس سکیم کا بجٹ 4 کروڑ روپے سے تجاوز کر چکا تھا۔

اس سکیم کی عظیم کامیابی کے بارہ میں حضرت امام جماعت الثالث نے فرمایا:-

"نصرت جہاں سکیم کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عظیم الشان کامیابی عطا کی ہے کہ ساری دنیا کے دماغ مل کر بھی اس کا تصور نہیں کر سکتے۔"

دعوت الی اللہ کی طرف ہماری جماعت خصوصیت سے توجہ کرے کیونکہ (دین حق) نے انسان کی پیدائش کی جو اغراض رکھی ہیں ان میں سے ایک غرض دعوت الی اللہ ہے۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو تکلیف آتی ہے وہ بھی ہوشیار کرنے کے لئے آتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

خلافت لائبریری - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

منصور احمد خان ننکانی ستارۂ جرأت

مکرمہ سردار بی بی صاحبہ آف کوٹ قیصرانی

مکرمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سردار غلام حیدر صاحب قیصرانی 11- اگست 1996ء کو چند گھنٹوں کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ ان کا اکلوتا بیٹا مکرم فیروز احمد خان اور ان کے اہل وعیال جرمنی میں مقیم ہیں۔ اس لئے اپنی ایک بیٹی کے پاس مقیم تھیں۔ دن بھر اپنی بیٹی کو مختلف امور سمجھاتی رہیں انداز ایسا تھا جیسے کوئی واقف راز جانے والا پیچھے رہ جانے والوں کے لئے زندگی کی راہیں متعین کر رہا ہو۔ بیٹی کے اداس ہو جانے پر اسے نہایت اطمینان سے سمجھاتی اور تسلیاں دیتی رہیں۔ کہ میرے جانے پر زیادہ غمگین نہ ہونا میرا بیٹا فیروز کافی دور ہے خواہ مخواہ پریشان ہو جائے گا۔ اس لئے اسے اطلاع بھی نہ دینا بعد میں لکھ دینا اور جب آئے تو اس پر ناراض نہ ہونا تم (جرمنی جانے کے بعد) امی سے ملنے کیوں نہ آئے اسی طرح ان کی بڑی لڑکی 11- جولائی کو کوئٹہ جانے لگیں تو اسے کہا بیٹی 11- اگست کو واپس لوٹ آنا۔ اور اسی تاریخ کو ان کی وفات ہو گئی۔ احمدیت کی فدائی دعاگو اور عبادت گزار خاتون تھیں اگرچہ آپ کا خاندان احمدی نہیں تھا۔ تاہم مکرم سردار غلام حیدر خان صاحب جو خود ایک مخلص احمدی تھے ان کے عقد میں آنے کے بعد 1925ء میں احمدیت قبول کی۔ اور تمام عمر اپنے عہد بیعت کو نہایت اخلاص اور سچائی سے نبھاتی رہیں۔

جواں سال بیٹی اور خاوند کی وفات کا صدمہ صرف چند دن کے وقفہ سے جھیلنا پڑا۔ گویا ایک ساتھ دو صدمات اٹھانا پڑے لیکن نہایت صبر سے یہ بھاری صدمات برداشت کئے۔ خاوند کی وفات کے بعد بھی اپنی بیٹیوں اور بیٹے کے رشتے مخلص احمدی گھرانوں میں کئے۔

غریبوں کی ہمدردی اور دلجوئی کے موقعے ڈھونڈتی رہتیں کئی دفعہ ایسا ہوا کہ اپنے نئے کپڑے بھی غریبوں میں تقسیم کر دیئے غربا کی اعانت کرتے ہوئے کبھی یہ نہ سوچا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ اپنے اخلاص اور ہمدردی کی وجہ سے جماعت اور غیر از جماعت دونوں طبقات کی خواتین میں یکساں مقبول تھیں۔ جماعت پر مختلف ایام میں جو ابتلا آئے ان پر آپ کا ایمان کبھی متزلزل نہ ہوا۔ اپنے بچوں کو ہمیشہ احمدیت پر قائم رہنے کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔

فصل کے موقعہ پر زمینوں سے جو آمدنی ہوتی اس کا مناسب حصہ فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں اور امداد برائے یتامی کی مد میں مقامی جماعت کے توسط سے مرکز بھجواتیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص خاتون کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی اولادوں کو احمدیت پر استقامت کے ساتھ قائم رکھے (آمین)

عبدالوحید ملک

محترمہ حیات بی بی صاحبہ

حال ہی میں ان بچھڑنے والوں میں میری دادی اماں بھی شامل ہیں جو اپنے وطن بھیرہ میں مورخہ 28- جولائی 1996ء میں خدا کا بلاوا آنے پر خدا کے حضور حاضر ہو گئی ہیں ہمارے دل کی صدا یہی ہے کہ "ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔"

میری دادی امی کا نام محترمہ حیات بی بی زوجہ حکیم عبداللہ تھا مکرم حکیم عبداللہ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی وہ حضرت صاحب کے رفقاء میں سے تھے جن کی رفاقت ہماری دادی اماں کو 1962ء تک ملی اور ان کی رفاقت کا ہی نیک اثر تھا کہ آپ نے بیوگی کے 34 سال جماعت کی خدمت میں گزار دیئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ آپ کو آپ کے گھر کے ساتھ ہی بڑی بیت بنوا دی۔ جس سے آپ کو بآسانی بیت میں جا کر جمعہ اور دیگر اجلاسات میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہا۔ آپ جماعت کے آئمہ کی ہر تحریک میں حصہ لینے میں برکت سمجھتی تھیں تحریک جدید اور وقف جدید کے مالی جہاد میں نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ دوسرے افراد کی طرف سے بھی حصہ لیتی رہتی تھیں لجنہ اماء اللہ کا رسالہ مصباح شروع ہوا تو ان پڑھ ہونے کے باوجود منگوایا کرتی تھیں اور اپنے گھر کی بچیوں سے پڑھوا کر سنا کرتی تھیں لجنہ کے تربیتی اجلاسات میں بھی بہت دلچسپی سے حصہ لیا کرتی تھیں اور انہی نیک کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے ان کے بیٹے بیٹیوں، پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں جو درجنوں کی تعداد میں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت سے وابستہ رکھا ہوا ہے اور اکثر کو خدمت دین کی توفیق دی ہوئی ہے یقیناً ہمارے دادا جان اور دادی اماں جان کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی نعمت سے نوازا اور انہوں نے اس عظیم نعمت کا شکریہ ادا کیا اور اس کا پھل آج ان کی اولادیں کھا رہی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق دیتا رہے اور اس دنیا سے رخصت ہونے والوں کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے روحانی درجات کو بلند سے بلند تر کرتا جائے۔

ہماری تاریخ

الفضل مورخہ 26 مارچ 1931ء میں مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کی گاندھی جی سے ملاقات کا ذکر ہے۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے 22۔ مارچ کو دہلی سے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا۔

گاندھی جی کا جو بیان اخبار سٹیٹسمین 22 مارچ 1931ء صفحہ 9 کالم 2 میں شائع ہوا ہے اس کے متعلق میں نے آج آپ سے ملاقات کی۔ اور دریافت کیا کہ کیا سلف گورنمنٹ کے حصول کے بعد وہ امریکن اور دیگر غیر ملکی مشنریوں کو ہندوستان میں اپنے مذاہب کی اشاعت کی اجازت دیں گے۔ گاندھی جی نے جواب دیا کہ اگر وہ اپنی سرگرمیوں کو خالص انسانی ہمدردی اور غربا کی ٹھوس خدمت کے کاموں تک محدود رکھنے کی بجائے طبی امداد اور تعلیم وغیرہ کی آڑ میں لوگوں کے مذہب کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے جیسا کہ اب کر رہے ہیں تو میں یقیناً انہیں واپس چلے جانے کا حکم دوں گا۔ خوبیوں کے لحاظ سے تمام اقوام کے مذاہب یکساں ہیں اور ہندوستان کے مذاہب یہاں کے لوگوں کے لئے یقیناً کافی ہیں۔ انہیں کسی روحانی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ سوراج میں مذہبی تبلیغ واشاعت کی آزادی نہ ہوگی اس کے جواب میں گاندھی جی نے اپنے ان الفاظ سے کہ میں یقیناً انہیں واپس چلے جانے کا حکم دوں گا۔ صاف انکار کر دیا اور کہا میں نے یہ الفاظ ہرگز نہیں کہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بچوں اور جاہل اقوام جیسے بھیل وغیرہ کے مذہب کو بالواسطہ ذرائع سے تبدیل کرنا نامناسب فعل ہے۔ البتہ میرے جیسے تعلیم یافتہ لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کرنے کی کوشش بے شک کی جائے۔ چونکہ وقت بہت کم تھا اس لئے مزید گفتگو نہ ہو سکی۔

اس کے بعد الفضل 2- اپریل 1931ء میں اس گفتگو کا تفصیلی ذکر ہے۔ لکھا ہے۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کا مکالمہ جو 22 مارچ دہلی میں گاندھی جی کے ساتھ ہوا اس کا خلاصہ الفضل کے ایک گزشتہ پرچے میں شائع کیا جا چکا ہے۔ الفضل کے نمائندے نے جب مزید حالات دریافت کئے تو آپ نے فرمایا۔

اخبار سٹیٹسمین 22 مارچ میں میں نے جب گاندھی جی کا یہ بیان پڑھا کہ سلف گورنمنٹ کے حصول کے بعد غیر ملکی مشنریوں کو ہندوستان میں تبلیغ کے لئے کامل آزادی نہیں ملے گی بلکہ اگر وہ اپنی سرگرمیوں کو خالص انسانی ہمدردی کے کاموں تک محدود رکھیں گے تو خیر۔ وگرنہ میں انہیں واپس چلے جانے کا حکم دے دوں گا تو میں نے ضروری سمجھا کہ خود گاندھی جی سے مل کر اس بارے میں تبادلہ خیالات کروں۔ میں وقت مقرر کرا کر گیا اور ان سے سلسلہ کلام شروع کرتے ہوئے کہا میں نے اخباروں میں پڑھا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جب سوراج مل جائے گا تو ہندوستان میں تبلیغ بند کر دی جائے گی اور اجازت نہیں ہوگی کہ غیر ملکی مشنری اپنے مذہب کی اشاعت کریں۔ آپ نے کہا میں نے اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی۔ میرے پاس اخبار موجود تھا میں نے نکالا اور ان کے سامنے یہ کہتے ہوئے پیش کیا کہ ممکن ہے غلط چھپ گیا ہو۔ اس پر انہوں نے ایک ایک لفظ خوب غور سے پڑھا اور کہنے لگے

I would certainly ask them to withdraw

میں نے کہا ہماری جماعت جو کہ ایک داعی الی اللہ جماعت ہے اس لئے ہمیں سب سے زیادہ اس بات کا خیال رہتا ہے کہ اشاعت مذہب میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ گاندھی جی نے کہا میں یہ الفاظ اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس تلوار نہیں۔ میں نے کہا بے شک آپ کے پاس تلوار نہیں۔ لیکن اگر ہوتی بھی تو بھی آپ کو علم ہونا چاہیئے ہم تلوار سے ڈر نہیں سکتے۔ کہنے لگے مجھے یقین ہے اور خوب اچھی طرح یقین ہے کہ آپ لوگ تلوار سے نہیں ڈرتے۔ مگر میں نے یہ فقرہ جو میری طرف منسوب کیا گیا ہے ہرگز نہیں کہا۔

میں نے کہا گو آپ نے یہ فقرہ نہ کہا ہو مگر چونکہ ہم لوگ دعوت الی اللہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اس لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس بارے میں کسی قسم کی پابندی کی قطعاً پرواہ نہیں کریں گے۔

گاندھی جی نے یہ سن کر کہا کہ اگر خدا مجھے کہے گا تو میں یقیناً حضرت مرزا صاحب کو مان لوں گا۔ زیادہ زور انہوں نے اس بات پر دیا۔ اگر مجھے واقعی سمجھ آ جائے کہ (دین حق) سچا مذہب ہے تو یقین جانئے دنیا کی کوئی طاقت مجھے (دین حق) میں داخل ہونے سے روک نہیں سکتی۔ اگر مجھے سمجھ آ جائے میں ضرور اسے قبول کر لوں میں نے کہا ٹھیک ہے جب کسی کی بات سمجھ آ جاتی ہے تو پھر عقل مند انسان کو اس بات سے کوئی چیز باز نہیں رکھ سکتی۔ لیکن سمجھنے کی کوشش کرنا انسان کا فرض ہے۔

چونکہ مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ تک سلسلہ کلام جاری رہا اس لئے آپ نے کہا کہ چونکہ کچھ وقت آپ نے زائد لیا ہے اس لئے میں اس وقت میں آپ کو ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں نے میری قمیض کے گریبان پر ہاتھ رکھ کہا آپ اسے پہننا چھوڑ دیں۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا یہ کپڑا تو لدھیانہ کا بنا ہوا ہے۔ بدیشی نہیں۔ کہنے لگے نہیں میرا مطلب تو آپ سمجھ ہی گئے ہیں۔ میرا منشاء یہ ہے کہ آپ کھدر پہنا کریں۔ میں نے وہی جواب دہرا دیا جو وہ مجھے دے چکے تھے مجھے خدا کہے گا تو میں کھدر

باقی صفحہ 7 پر 1

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کی واپسی کا مطالبہ

1991ء میں عراق نے جب اپنے ہمسایہ ملک کویت پر چند گھنٹوں کے اندر قبضہ کر لیا تو اس کے بعد سے عراق کو عرب ممالک کی برادری سے نکال دیا گیا۔ اب مصر نے مطالبہ کیا ہے کہ عراق کو عرب ممالک کی برادری میں دوبارہ شامل کیا جائے۔ مصر کے سرکاری اخبار الاخبار نے اپنی گذشتہ روز کی اشاعت میں مطالبہ کیا ہے کہ عرب ملکوں کی سربراہی کانفرنس جلد منعقد کی جائے جس میں عراق کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے۔

اخبار نے 'جس کا لکھا ہوا' مصر کی سرکاری پالیسی سمجھا جاتا ہے' کہا ہے کہ اس مجوزہ کانفرنس میں اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کے عمل پر دوبارہ غور کیا جائے۔ تاکہ دنیا پر یہ واضح ہو کہ اسرائیل اپنے ہمسایہ عرب ملکوں کے لئے خطرے کا باعث ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیل نے مشرق وسطیٰ امن مذاکرات کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اخبار نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ صرف اس صورت میں امن قائم ہو سکتا ہے جب وہ مشرقی بیت المقدس سمیت تمام علاقے خالی کر دے۔

اسرائیل کے وزیراعظم کی متشددانہ پالیسیوں کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں امن کا عمل رک گیا ہے۔ اور علاقے میں کشیدگی اور تناؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

تاہم موجودہ تبدیلی حالات کا خوشکن پہلو یہ ہے کہ اب عراق کے خلاف امریکہ کی یکطرفہ دشمنی کو خود عرب ممالک رد کر رہے ہیں۔ مصر نے خلیج کی جنگ 1991ء میں عراق کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا تھا۔ لیکن اب مصر اور دیگر ممالک امریکہ کے ساتھ مزید چلنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

اسرائیلی وزیراعظم اور یاسرعرفات کے مذاکرات

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے اپنی موجودگی میں بالاخر اسرائیلی وزیراعظم اور فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات کے درمیان ملاقات کروادی۔ اگرچہ فوری طور پر یہ ملاقات بے نتیجہ رہی مگر اس سے ملاقات اور مذاکرات کا تعطل دور ہو چکا ہے اور اب اسرائیلی وزیراعظم اور فلسطینی صدر کے درمیان فلسطین ہی کے ایک علاقے میں مذاکرات ہوں گے۔ پہلے تو مسٹر یاسرعرفات نے اس ملاقات سے انکار کیا مگر بعد ازاں وہ مان گئے۔ اس ملاقات میں صدر امریکہ کے علاوہ اردن کے شاہ حسین بھی شامل تھے۔

کئی نامہ نگاروں نے اصرار کیا کہ یہ بات چیت ناکام رہی ہے مگر صدر کلنٹن یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے امریکہ میں اس سال صدارتی انتخاب ہو رہا ہے اور صدر کلنٹن کسی ایک واقعے میں بھی ناکامی نہیں چاہتے کیونکہ اگرچہ ابھی انہیں اپنے حریف باب پر برتری حاصل ہے۔ مگر یہ برتری بہت کم ہے اور خارجہ امور یا داخلہ امور میں امریکیوں کو ناپسند آنے والا کوئی بھی واقعہ صدر کو مشکلات میں مبتلا کر سکتا ہے۔ صدر کے مخالفین اس ملاقات کو ناکام قرار دے کر ان کے الیکشن پر اثر انداز ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ چنانچہ صدر کلنٹن کے حریف مسٹر باب ڈول نے اس ملاقات کو محض تصویر کھنچوانے کا ایک بہانہ قرار دیا ہے۔

فلسطینی صدر اور اسرائیلی وزیراعظم جمعہ کے روز ایریز کراسنگ پوائنٹ پر مذاکرات ہوں گے۔ اس ملاقات کے بعد فلسطینی حکام اور اسرائیلی حکام کے درمیان مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ خیال ہے کہ مذاکرات کا یہ سلسلہ لگاتار جاری رہے گا۔ ادھر فلسطینی روزنامہ القدس میں بتایا گیا ہے کہ واشنگٹن میں ہونے والی سربراہ کانفرنس کی ناکامی اسرائیل پر مسلط کرنے کی کوشش کی ہے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد انتخابات

مقبوضہ کشمیر میں جو نام نہاد انتخابات ہوئے ہیں جن میں اہل کشمیر نے بائیکاٹ کیا وہاں پر الیکشن کے اختتام کے بعد اب ایک کٹھ پتلی حکومت تشکیل دینے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیراعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے انتخابات میں بھاری اکثریت حاصل کی ہے۔ جو دو تہائی کے قریب ہے۔

حریت کانفرنس کے ترجمان نے کہا ہے کہ ان انتخابات میں دراصل جیت نیشنل کانفرنس کی نہیں بلکہ ہماری ہوئی ہے ترجمان نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کی کامیابیوں کا تو یہ حال ہے کہ ان کو مبارکباد دینے ہی کوئی نہیں گیا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ انتخابات میں بہت کم ووٹ پڑے اور عالمی نمائندوں نے بھی تسلیم کیا کہ انتخابات کے بائیکاٹ کی اپیلیں کامیاب رہیں۔

87-1988ء میں کشمیر میں آزادی کی جو جدوجہد شروع ہوئی تھی اس میں اب تک 18- ہزار افراد جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں چھ لاکھ بھارتی فوج متعین ہے اور آئے دن حریت پسندوں کے بھارتی فوجوں کے ساتھ تصادم ہوتے رہتے ہیں۔

○○○

امداد طلباء

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے

لہذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

(نگران امداد طلباء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 14- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)۔
1-00 لندن سے ایک خط۔
1-30 درس کلام الہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 متفرق پروگرام۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔ نصرت جہاں اکیڈیمی بمقابلہ الاحمد اکیڈیمی۔ (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ڈاکومنٹری۔گھانین جماعت کا وقار عمل۔
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔ نصرت جہاں اکیڈیمی بمقابلہ الاحمد اکیڈیمی (دوبارہ)۔
11-00 درس کلام الہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔ (1995) (دوبارہ)۔
12-30 (دوپہر) لندن سے ایک خط۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر۔ سیرت۔ تحریر ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب۔ پڑھنے والے فرید احمد نوید۔
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام جلسہ سالانہ انڈونیشیا۔1996ء۔
6-00 (شام) ترجمہ کلام الہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ یوروپین ہاکی چیمپئن شپ جرمنی۔
8-30 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

منگل 15۔اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس۔
1-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام۔
4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ یوروپین ہاکی چیمپئن شپ۔ جرمنی۔
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
12-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام۔
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 خطبہ 89-5-12 ناصر باغ جرمنی۔
6-00 (شام) ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع۔
7-00 طبی معاملات۔ کینسر از ڈاکٹر اصلاح الدین صاحب۔
7-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو۔ مکرم طارق محمود۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بدھ 16۔اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس۔(نیا)۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-30 متفرق پروگرام۔
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 فرنچ سیکھئے۔
4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔ کینسر از ڈاکٹر صلاح الدین صاحب۔
6-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو مکرم طارق محمود صاحب۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 فرنچ سیکھئے۔
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 رشین پروگرام۔
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
12-30 متفرق پروگرام۔
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔اردو پروگرام۔
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔وقار عمل۔
5-30 آبگینے۔ حضرت سیدہ اماں جان صاحبہ حصہ دوئم۔
6-00 (شام) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 در ثمین۔حصہ 12۔
8-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل
آج کے پروگرام

منگل 8- اکتوبر 1996ء

12-00 رات۔اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)۔
1-00 دین حق کی تعلیم۔روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع۔
3-00 نارویجیئن سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ میراتھان واک یو۔کے 1996ء۔
7-30 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
8-30 فرنچ سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
12-30 (-) اصول کی فلاسفی۔(دوبارہ)۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔اردو پروگرام۔
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی (سابق اقساط۔ (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 فرنچ سیکھئے۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 89-5-5 بیت الفضل لندن۔یو۔کے۔
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔
7-00 طبی معاملات۔ پیرا رنیل گلینڈ ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔
7-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو۔ مکرم امیر افضل۔
8-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
9-00 نارویجیئن پروگرام اور (-) اصول کی فلاسفی۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر-(نیا)۔

بقیہ صفحہ 1

طور پر سمجھ رہا ہے اور نہ بیوی ہی یہ دعویٰ کر سکتی ہے۔ بچہ ماں کی گود میں پلتا ہے لیکن وہ بھی بہت ساری باتیں اپنی ماں سے چھپا لیتا ہے۔ گھر میں بھی بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو بچوں سے چھپی ہوتی ہیں۔ ماں باپ نہیں بتاتے انہیں وہ باتیں۔ ان کا علم نہیں ہوتا انہیں۔ وہ دور کے رشتے ہیں ان میں تو بہت کچھ چھپا ہوتا ہے لیکن ایک ایسی ہستی ہے جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ ہر چیز اور ہر بات ہر وقت اس کی نگاہ اور علم میں ہے۔

اگر یہ عظیم ہستی یعنی اللہ صرف گرفت کی صفات اپنے اندر رکھتا۔ صرف سزا دینا اس کی صفت ہوتی معاف کرنا اس کی صفت نہ ہوتی یا اگر وہ علم رکھتا اور ربوبیت کی صفت اس میں نہ ہوتی تو ایسے علم کے نتیجہ میں انسان کو نقصان پہنچ جاتا۔ فائدے بہت سارے نہ پہنچ سکتے لیکن کلام الٰہی نے جس اللہ کو اس کی کامل اور حسین صفات کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کیا ہے ان صفات میں سے ایک بنیادی صفت اس کا رب ہونا ہے اور اسی صفت کو یہاں بیان کیا گیا ہے یہ فرما کر کہ (تمہارا رب جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے جانتا ہے) یہ جو جاننے والا ہے تمہاری ہر چیز کو ظاہر و باطن کو وہ رب ہے۔ اس نے تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ اس کی ربوبیت کی صفت تمہاری زندگیوں میں جاری و ساری رہے۔ اس کے لئے اس نے احکام دینیہ کو نازل کیا۔

(از خطبہ 6۔جون 1980ء)

ضروری اعلان

○ فضل عمر ہسپتال کے لئے نئی الٹرا ساؤنڈ مشین منگوا لی گئی ہے جس کے ذریعہ ہر قسم کی اندرونی پیچیدہ امراض کی تشخیص کی جاسکے گی۔ ضرورتمند احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

اجراء شعبہ فیزیو تھراپی اور ہومیو پیتھی

فیزیو تھراپی اور ہومیو پیتھی کے شعبہ جات بھی شروع ہو چکے ہیں اس سہولت سے بھی احباب فائدہ اٹھائیں۔

نوٹس داخلہ

○ آزاد کشمیر اور مہاجرین جموں و کشمیر مقیم پاکستان کا ڈومسائل رکھنے والوں سے پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں / کالجوں میں مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں 1۔ MBBS کورس۔ 2۔ انجینئرنگ کورس۔3۔ BDS کورس۔4۔بی۔فارمیسی 5۔ DVM۔ 6۔ B.S.c۔ اینیمل ہسبنڈری 7۔ B.S.c آنرز ایگریکلچر۔8۔بی۔کام۔ 9۔ بی ٹیک۔ 10۔ ڈیزائن۔ فائن آرٹس۔ آرکیٹیکچر۔ 11۔ بی۔ ایس۔ ایڈ۔ 12۔ بی۔ ایڈ۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔نومبر 96ء ہے۔

اعلان داخلہ

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے بی۔فارمیسی سال اول میں تعلیمی سیشن 97-96 کے لئے داخلہ کا اعلان کر دیا ہے اہلیت میں F.s.c پری میڈیکل ہونا لازمی ہے۔B.s.c متعلقہ مضامین کے ساتھ کے لئے چار نشستیں محفوظ ہیں۔ چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی آفر کی جارہی ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔ اکتوبر 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص غلام مہدی ولد سلطان احمد ساکن جھنگ صدر کے خلاف متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں کہ وہ لوگوں کو بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دیکر رقوم بٹور لیتے ہیں۔ احباب محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

بقیہ صفحہ 3

44۔ بابو محمد عالم صاحب سگنیلر لاہور
45۔ مستری کریم بخش صاحب ٹھیکیدار لاہور
46۔ عالم شیر صاحب سپاہی گنبجٹ
47۔ عظیم خاں صاحب دفتریوگنڈا ریلوے دہلی
48۔ حسن دین صاحب فائرمین لاہور

فہرست دیگر ممبران جماعت جو کہ ہند میں بیعت کر کے افریقہ تشریف لے گئے۔

1۔ محمد افضل ٹھیکیدار۔لاہور
2۔ محمد بخش صاحب ٹھیکیدار کڑیانوالہ
3۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گوڑیانی
4۔ شیخ نور احمد صاحب ٹائم کیپر حال کلرک ہسپتال جالندھر
5۔ شیخ حامد علی صاحب جمعدار قادیان
6۔ برادر حامد علی صاحب جمعدار قادیان
7۔ حافظ محمد اسحاق صاحب اوورسیر بھیرہ
8۔ قطب الدین صاحب مستری بھیرہ
9۔ بابو نبی بخش صاحب کلرک اکوشنٹ آفس۔ لاہور
10۔ بابو عبدالرحمٰن صاحب کلرک لوکو آفس لاہور
11۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب جمعدار جھانزاوالہ سیالکوٹ
12۔ غلام محمد صاحب کمپونڈر۔جالندھر

1901ء کے بعد بھی ہندوستان سے رفقاء کے جانے اور افریقہ میں بھی بیعت کرنے والوں کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ حضرت سید غلام حسن صاحب اور بھائی نظام الدین صاحب جہلمی اور حضرت مولوی فخرالدین صاحب گھوگھیاٹ اسی زمانہ میں افریقہ تشریف لے گئے اور پیغام حق پہنچاتے رہے۔

بقیہ صفحہ 5

پہننا شروع کر دوں گا۔ اس پر وہ خوب ہنسے اور کہنے لگے خدا ایسی باتوں کے متعلق تھوڑا ہی کہا کرتا ہے۔ میں نے کہا رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تمہاری جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ اپنے رب سے مانگو۔ پس ہمیں تو ہر بات میں خدا کی رہنمائی اور تائید کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ بغیر خدا کے حکم کے ہم کس طرح اپنا قدم اٹھا سکتے ہیں۔ میں نے کہا مجھے یہ تو معلوم نہیں آپ کا کوئی مذہبی رہنما ہے یا نہیں مگر میں ایک واجب الاطاعت امام کا مرید ہوں اور میرا امام زندہ موجود ہے۔ اگر امام وقت ہی مجھے کہہ دے کہ کھدر پہنا کر تو میں فوراً کھدر پہننا شروع کر دوں گا۔ مگر وہ صرف کھدر نہیں پہنتے بلکہ ولایتی کپڑے بھی استعمال کر لیتے ہیں اس پر گاندھی جی نے کہا آپ میری طرف سے ان کی خدمت میں یہ پیغام پہنچا دیں کہ وہ آئندہ سے کھدر پہنا کریں۔ میں نے کہا یہ میرا کام نہیں۔ میں ان کا مرید ہوں ان کا جو پیغام تھا وہ میں نے آپ کو پہنچا دیا۔ اب آپ اپنا پیغام اگر انہیں پہنچانا چاہتے ہوں تو خود جا کر کہئے کہ وہ کھدر پہننا شروع کر دیں۔ کہنے لگے اچھا اگر کبھی میں اس طرف آیا تو انہیں میں منوا کر آؤں گا کہ کھدر پہنیں اور ولایتی کپڑا استعمال نہ کریں۔ چونکہ وقت زیادہ ہو چکا تھا اس لئے اسی پر سلسلہ کلام ختم کر دینا پڑا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے ٹنڈو بہاول کیس میں میجر ارشد جمیل کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ 3- رکنی بنچ نے سزائے موت بحال رکھی۔ ایک دن کی سماعت کے بعد فیصلہ سنا دیا گیا۔ سابق آرمی میجر ٹنڈو بہاول (سندھ) کے علاقے میں 9 دیہاتیوں کی ہلاکت کا ذمہ دار تھا۔ جنہیں 5 جون 1992ء کو ڈاکو قرار دے کر قتل کیا گیا تھا۔ فوجی کے فیلڈ جنرل کورٹ مارشل نے سزائے موت سنائی تھی۔ جس کے بعد صدر نے بھی رحم کی اپیل 24 جولائی 1995ء کو مسترد کر دی تھی۔ ملزم کے بھائی نے 2- اکتوبر 1995ء کو سپریم کورٹ میں رٹ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کر لیا جس کے بعد کیس کی سماعت نہ ہوئی چند ہفتے قبل مرنے والے دیہاتیوں کی دو رشتہ دار خواتین نے حیدر آباد میں ایک عدالت کے سامنے اس کیس کے ملزم کو سزا نہ ملنے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے خود کو آگ لگا دی۔ بعد ازاں دونوں خواتین چند روز تک موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد انتقال کر گئیں۔

○ افغانستان کے سابق وزیر اعظم گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ ہمیں پاکستان کی بے وفائی سے یہ دن دیکھنا پڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کے پروردہ لوگ جلد شکست کھا کر بھاگ جائیں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب میں سرکاری آسامیوں پر تقرریاں روک دی ہیں۔ فاضل چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے کہا ہے کہ تاحکم ثانی کسی قسم کی تقرری نہ کی جائے۔ اب تک کی جانے والی تقرریوں کا ریکارڈ بھی طلب کر لیا گیا ہے۔ چیف جسٹس کی طرف سے چیف سیکرٹری پنجاب کو مختلف آسامیوں پر تقرریوں کے لئے امیدواروں کے تحریری امتحان نتائج اور انٹرویو وغیرہ کا تمام ریکارڈ محفوظ کر لینے کا حکم دے دیا گیا۔ سپیکروں اور چیئرمین سینٹ کو مراسلہ بھیجنے کی ہدایت کی گئی کہ وہ سینٹ اور اسمبلیوں کے ارکان کو مطلع کریں کہ تقرریوں میں اپنے کوٹہ کے استحقاق کے متعلق موقف پیش کرنے کے لئے عدالت میں پیش ہو سکتے ہیں۔

○ وفاقی وزیر برائے مذہبی امور جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ لغاری میر جعفر نہیں بنیں گے۔ بے نظیر کے بعد وہ بھی ٹارگٹ ہو سکتے ہیں ہٹ دھرم اور سرمایہ دار نواز شریف نے ابھی تک وٹو کو نہیں بخشا وہ جاگیر داروں کے نمائندہ فاروق لغاری کو کس طرح طاقتور دیکھنا پسند کریں گے۔ صدر اسحٰق نے 1990ء میں اسمبلی توڑی تھی تو فاروق لغاری نے انہیں جمہوریت کا دشمن کہا تھا۔ اور اس واقعہ کو بہت بڑا المیہ قرار دیا تھا۔ صدر لغاری صاف گو انسان ہیں سابقہ تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ ان پر کبھی ناقابل برداشت دباؤ آیا تو یقیناً پارٹی قیادت کو بتانا پسند کریں گے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ سکولوں کو سیاست سے مکمل طور پر پاک کر دیا جائے وفاقی حکومت سوشل ایکشن سکولوں کے لئے مختص فنڈ فوراً ارکان اسمبلی کو جاری کر دے تاکہ نئے پرائمری سکول جلد قائم ہو جائیں۔ اساتذہ تبادلے کے لئے رشوت دیں تو وہ تعلیم کس طرح دے سکیں گے۔ ہماری آئندہ نسل و سرمایہ تباہ ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ باتیں ڈیرہ غازی خان میں ایک گرلز پرائمری سکول کے معائنے کے دوران کہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے رکن شیخ رشید نے کہا ہے کہ بے نظیر مارچ تک رہیں تو جمہوری سیٹ اپ نہیں چل سکتا۔ سینٹ میں ان کی اکثریت سے جمہوریت چوں چوں کا مربہ بن جائے گی۔ انہوں نے طویل عرصہ کے لئے عبوری حکومت کی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ طویل دور کی "عبوری کالک" میں مسلم لیگ سمیت سب قوتوں کا حصہ ہو گا۔ حکومت اور اپوزیشن میں نورا کشتی کا تاثر غلط ہے۔ عبور سیٹ اپ لمبا ہوا تو پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اس صورت میں ہماری پارٹی کو نقصان ہو گا۔ حکومت کی یہ ڈس انفارمیشن ہے کہ بے نظیر کے ساتھ نواز شریف کو سیاسی محور سے نکالا جا رہا ہے۔

○ بینکوں کے نادہندگان کی فہرستیں بن گئی ہیں۔ سیاستدان اور بڑے صنعتکار شامل ہوں گے۔ جعلی ناموں اور بغیر ضمانت کے 45- ارب روپے ہڑپ ہو چکے ہیں۔ صدر نے کارروائی کا حکم دے دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو کو جرح کے لئے ہائی کورٹ میں بلانے کا حکومتی دعویٰ مسترد کر دیا ہے پورے کیس کی میرٹ پر مکمل سماعت کے بعد ضروری سمجھا گیا تو وٹو کو طلب کیا جا سکتا ہے۔ مقدمہ دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر وٹو کے وکیل نے سرکاری وکلاء کے موقف کے بارے میں دلائل مکمل کر لئے۔ اب گورنر کے وکیل رٹ میں اٹھائے گئے نکات پر بحث شروع کریں گے۔

○ ملک بھر میں کلرکوں کی ہڑتال کی وجہ سے دفاتر سنسان ہو گئے۔ مختلف اضلاع میں مظاہرے ہوئے۔ کلرکوں کی تنظیم نے کہا ہے کہ ملک کے سرکاری ملازم متحد ہو چکے ہیں۔ اپنے نمائندے اسمبلیوں میں بھیج کر اپنے حقوق کا تحفظ کریں گے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر اور جرنیل حکومت کو رخصت نہیں کریں گے۔ عوام کو میدان میں آنا ہو گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ طالبان سے رسمی تعلقات قائم کرنے سے قبل ہمسایہ ممالک سے مشورہ کریں گے سابق صدر ربانی چاہتے تھے کہ پاکستان ان کی حمایت کرے۔ ہم نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا تو طالبان کی حمایت کا الزام لگا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام ایشیائی ممالک اور افغانستان کے دوست طالبان پر اپنا اثر رسوخ استعمال کریں۔

○ ججوں کی تقرری کے بارے میں سپریم کورٹ بدھ کے روز سے ریفرنس کی سماعت شروع کرے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے قرار دیا ہے کہ گرفتار رکن کو اسمبلی میں لانا سپیکر کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اگر سپیکر اپنے اس صوابدیدی اختیار کے تحت سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق کو پروڈکشن آرڈر کے ذریعے اسمبلی میں بلاتے ہیں تو حکومت پابند ہے کہ کوئی رکاوٹ نہ ڈالے۔

○ قبائلی علاقوں کے ارکان اسمبلی نے آج وزیر اعظم کے شوہر مسٹر آصف علی زرداری سے ملاقات کی۔

○ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ بعض دینی مدارس میں تخریب کار موجود ہیں۔ دینی مدارس میں ایسا کام نہیں ہونے دیں گے۔

ہر قسم کے جدید وروایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

WANTED
FOR HEAVEN HOUSE PUBLIC SCHOOL DARUSSADAR WEST
PH : 211039
1. (Lady) Senior staff member cum Bursar. Candiates must be M.A/M.Sc with sound knowledge of English. Interview on 10th October at 9 am.
2. (Lady) Teacher for Maths (Middle Classes - English Medium)
Please contact immediately
R. N. KHAN PRINCIPAL

پلاٹ برائے فروخت
میں کھاتہ 416 قطعہ 12 بلاک 15 دارالصدر شمالی ربوہ کل 4 کنال میں سے اپنا 2 کنال پلاٹ عقبی جسے سڑک عربی سے 15 فٹ گلی کی سہولت میسر ہے بالعوض مبلغ چھ لاکھ روپے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ضرورتمند احباب زبانی یا تحریری طور پر رابطہ فرمائیں۔ میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ
فون: 2623 راجن پور

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ بسلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434 گھر: 211244

"میاں بھائی" ضرورت ہے
1- آفس خدمتگار (OFFICE PEON)
2- آفس کلرک (کم از کم میٹرک) عمر 25 تا 35 سال
3- ایسے لڑکے جو ربڑ مولڈنگ کا کام سیکھنا چاہتے ہوں۔ دوران ٹریننگ /1200 روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ پتہ برائے رابطہ
پٹھ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرح مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون: 7932514 7932515

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا موثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے! پیٹ کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ ربوہ

امراض جلد، گردہ، جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کا علاج

مطب حمید مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634